[illegible]

پوشیدہ نہین واقعہ شیر خدا ہی
کوفے کی طرف جاوین کہ دغا ہی

[illegible]

بس سنتے ہی اس ذکر کے غش کر گئی صغرا
یہ شور بڑی دیر سے ہی مر گئی صغرا

[illegible]

خط گر کسی دیندار کا آیا ہو تو جاؤ
گر تمکو محبون نے بلایا ہو تو جاؤ

[illegible]

یہ میرا سفر ملک شہادت کا سفر ہی
قرآن سے تو ثابت ہی حدیثون سے خبر ہی

[illegible]

تو نے نہ نکل لینے دیا امان کو گھر سے
پہلے ہی سفر کر گئین تم میرے سفر سے

[illegible]

جاتا مین کسی کی نہین تحریر سے صغرا
مجبور ہون اپنے خط تقدیر سے صغرا

[illegible]

محمل شتر موت یہ قسمت نے کسا ہی
اب دست اجل میرے گریبان مین پڑا ہی

[illegible]

پر جوش لہو کا جو ہوا شاہ امم کو
لپٹا لیا آغوش سے اس کشتۂ غم کو

[illegible]

وان جاتے ہی پھنس جائینگے جب فتنہ و شر مین
لیویگا بھلا کون خبر تیری سفر مین

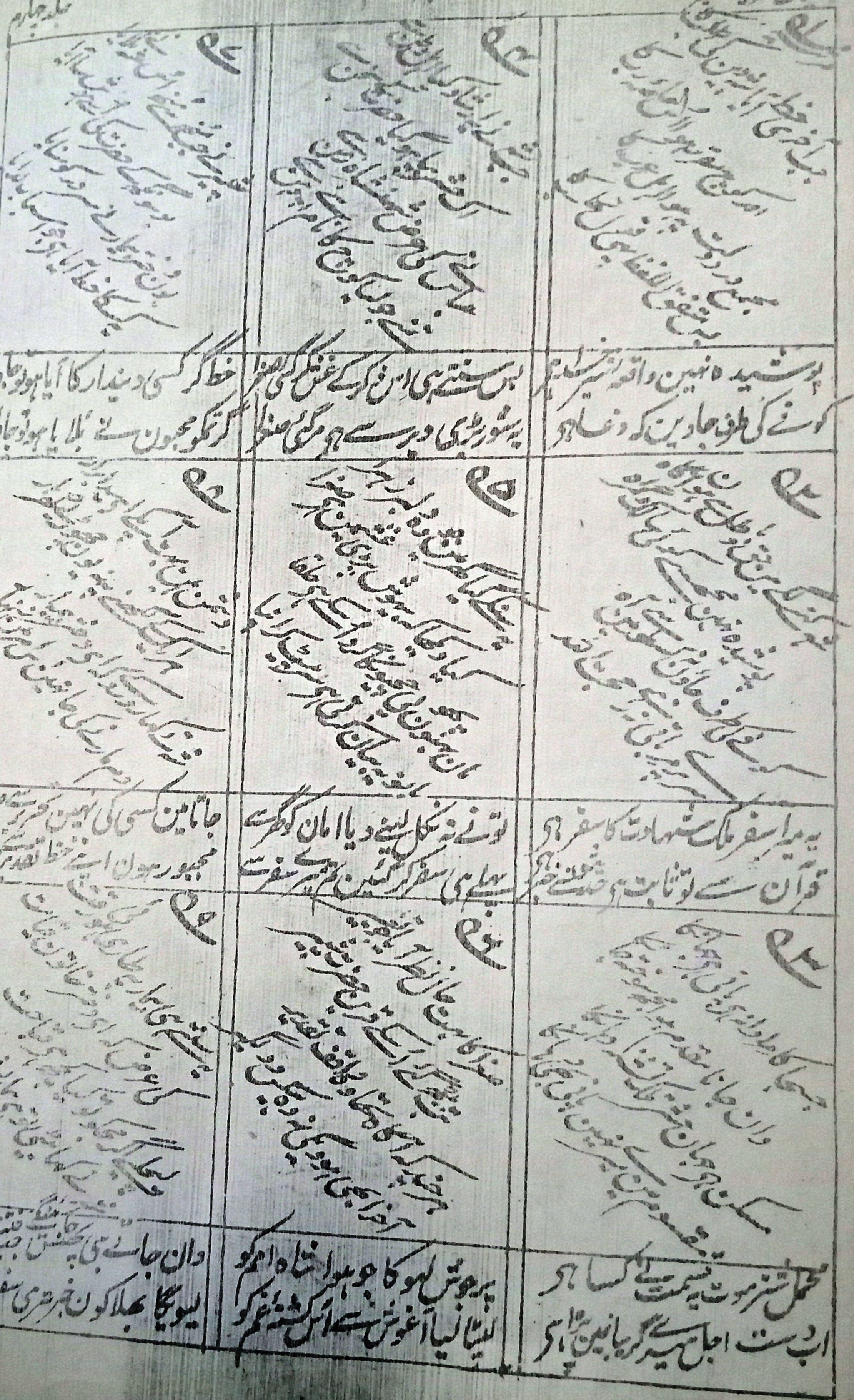

www.emaarsiya.com

www.emarsiya.com

[illegible]

یہ تین دن اور رات کا پیاسا گیا مارا
واشور کے دن یہ ترا آقا گیا مارا

[illegible]

سب آپکے مرنے کی خبر پائینگے دونون
یا شاہ یقین ہے مجھے مر جائینگے دونون

[illegible]

تفصیل سے اب تو مری روداد کہیگا
جو مین نے کہا تمکو بھی سجاد کہیگا

[illegible]

مذبوح قفا کر کے شہنشاہ امم کو
ہین لیگئے سفاک سوئے شام حرم کو

[illegible]

اعجاز کرو کوئی شتاب اے مرے مولا
لکھ دو خط صغرا کا جواب اے مرے مولا

[illegible]

لکھا ہے کہ مقتل سے حسین ابن علی کے
روتا ہوا آ پہونچا وہ روضہ پہ نبی کے

[illegible]

وہ بولے ہمین حاکم کوفہ سے خطر ہے
مدفون کرین کیون ہمین برباد کا ڈر ہے

[illegible]

حق تجھکو مسافت کے اٹھانے کی جزا دے
اور فاطمہ صغرا کو مری صبر خدا دے

[illegible]

ہر دم یہی تقریر ہے اس کشتۂ غم کی
کاٹی گئی گردن شہ ذیجود و کرم کی

کہ کہتے ہیں کہ غش آیا اُسے اکبار
گود میں اُٹھا لائیں اُسے بیبیاں دو چار
دلگیر بس اب آگے نہ کہہ حالت بیمار
خالق سے دعا مانگ کہ اے خالق غفار
صدقہ شہ لولاک کا اور حق کے ولی کا
دلگیر کبھی دست نگر ہو نہ کسی کا

یہ سنکے لگی پیٹنے سر فاطمہ صغرا
کرنے لگی یوں ہیں کہ ہے مرے بابا
اُس سینہ کے صدقے میں لعین جسپہ چڑھا تھا
مظلوم کوئی تمسا نہ آفاق میں ہوگا
پانی نہ دم نزع دیا فوج شقی نے
اب تک تمہیں بابا نہ کیا دفن کسی نے

ہفتاد و دو تن کے بھی پڑے لاشے ہیں بے سر
سر لے گئی ہے شام کو سب فوج ستمگر
سجاد فقط جیتا ہے اے شاہ کی دختر
اونٹوں پہ بٹھا لے گئے رانڈوں کو بد اختر
سب اہل زراعت کی یہ تقریر تھی رن میں
باندھے تھے اسیروں کے گلے ایک رسن میں

میں تجھ سے کہوں کیا کہ ہے تقریر بہت طول
پیاسا کئی دن کا ترا بابا ہوا مقتول
فرزند پیمبر کی شہادت ہوئی مقبول
مرجھا گئے بالکل چمن فاطمہ کے پھول
بے سر تن سرور ابھی ریتی میں پڑا ہے
شبیر ابھی تک نہیں مدفون ہوا ہے

جس دم یہ سنا اُس نے کہ مارے گئے بابا
سر پیٹ کے مٹی پہ گری فاطمہ صغرا
بیمار نے پھر قاصد مضطر سے یہ پوچھا
شب جیتے تھے جس وقت تو مقتل میں گیا تھا
وہ بولا نہ جیتے ہوئی سرور کی زیارت
کر آیا ہوں میں لاشہ بے سر کی زیارت